(المستفتی)
محمد سلمان
رنگون، برما
نزیل کراچی
فون: 03162776366

حامداً ومصلیاً

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے میں؟

آج کل الیکٹرک آلہ کرنٹ والی (Inset Killer) کے ذریعہ موذی حشرات الارض مچھر وغیرہ کو مارنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیونکہ احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ کسی بھی جانور کو آگ کے ذریعہ جلا کر بہر صورت مارنے کی اجازت نہیں ہے۔

(عن عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لاتعذبوا بالنار فإنہ لایعذب بالنار إلا ربھا)

بعض مفتیان کرام یہ فرماتے ہیں کہ اس آلہ کو استعمال کرنے سے "حرق" یعنی مکھی اور مچھر وغیرہ خود جل کر مرنے کی صورت ہی پائی جاتی ہے نہ احراق یعنی جلانے کی صورت پائی جاتی ہے اسلئے اس آلہ کا استعمال کرنا جائز ہے....

اگر غور کیا جائے تو اس آلہ کو استعمال کرنے سے ایک قسم کی بجلی نکل کر مچھر وغیرہ کو جلا کر مار دیتی ہے تو اس آلہ کو استعمال میں لانا ہی اس بات پر صریح دلالت کر رہا ہے کہ استعمال کرنے والا مچھر وغیرہ کو عمداً جلا رہا ہے تو احراق کی صورت پائی گئی ہے تو مذکورہ حدیث کی ممانعت سے خلاف ورزی لازم آجائیگی ... البتہ دوسرے احادیث مبارکہ سے موذی جانوروں کو مارنے کی اجازت ثابت ہے لیکن اس آلہ کو استعمال کرنے کے علاوہ دیگر طریقے بھی موجود ہیں تو اس آلہ کو استعمال کرنے میں کسی قسم کی ضرورت وحاجت بھی نہیں رہتی اسلئے مفتیان کرام سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ محقق مدلل جواب دیجیے! جزاکم اللہ خیرا۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامِداً ومُصلِّیاً

واضح رہے کہ مچھر مارنے کے لئے اب تک کئی آلات ایجاد ہوئے ہیں، بعض آلات ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں کسی جگہ نصب کر دیا جاتا ہے اور مچھر خود آکر اس سے ٹکراتا ہے، اور بعض آلات وہ ہیں جن کو ہاتھ میں لے کر مچھر کے قریب کیا جاتا ہے جس سے مچھر مر جاتا ہے، ان سب آلات کو انگریزی میں Insect killer کہتے ہیں، اور چونکہ ہر ایک کا طریقہ عمل مختلف ہے اس لئے ان کے احکام بھی مختلف ہونگے، اور اب تک جتنے بھی آلات ایجاد ہوئے ہیں ان میں ایک مشترک بات یہ پائی جاتی ہے کہ ان میں موجود کرنٹ سے مچھر مرتے ہیں، البتہ ان میں سے بعض آلات میں کرنٹ کی قوت (پاور) زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات مچھر کرنٹ لگنے کے ساتھ ساتھ جل بھی جاتا ہے۔

ان آلات کے استعمال کا حکم یہ ہے کہ:

(الف) جس آلہ کو کسی جگہ نصب کیا جاتا ہے اور مچھر خود آکر اس سے ٹکراتا ہے اور کرنٹ کے ذریعہ مر جاتا ہے (جلتا نہیں) تو ایسے آلہ کا استعمال شرعاً درست ہے اور اگر وہ آلہ ایسا ہو جس میں کرنٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات مچھر کرنٹ لگنے کے ساتھ ساتھ جل بھی جاتا ہے تو بھی ایسے آلے کا استعمال ممنوع نہیں ہے، کیونکہ ناجائز عمل احراق (خود سے جلانا) اور تعذیب (عذاب دینا) ہے جو مذکورہ صورت میں نہیں پایا جاتا، نیز چونکہ اس آلے کا مقصد خود کو مچھروں کے شر سے بچانا ہے اس لئے اگر اس میں کوئی مچھر آکر جل جائے تو اس میں بظاہر کوئی گناہ معلوم نہیں ہوتا۔

(ب) وہ آلہ جسے ہاتھ میں لے کر مچھر کے قریب کیا جاتا ہے اور اس سے مچھر مر جاتا ہے، سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر اس آلے کے استعمال سے مچھر نہ صرف کرنٹ سے مرتا ہے بلکہ جل بھی جاتا ہے تو اس آلہ کے بجائے اس آلے کو ترجیح دینی چاہیئے جسے کسی جگہ نصب کیا جاتا ہے اور مچھر خود آکر اس سے ٹکراتا ہے، تاہم اگر کسی جگہ ایسا آلہ میسر نہ ہو، اور مچھروں کے شر سے بچنے کے لئے کوئی دوسرا جائز طریقہ کار آمد نہ ہو یا کار آمد تو ہو مگر وہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہو (جیسے اسپرے اور دھواں وغیرہ)، تو اس صورت میں مچھروں کے شر سے بچنے کے لئے ایسے آلہ کا استعمال بھی درست ہوگا۔ کیونکہ موذی جانوروں کو مارنے کی اجازت ہے

وفي صحيح مسلم (١٥٤٨/٣)

عن شداد بن أوس، قال: ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: «إن الله كتب الإحسان على كل شيء، فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، وليحد أحدكم شفرته، فليرح ذبيحته»

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

وفي ردالمحتار (١٢٩/٤)

(قوله وحرقهم) أراد حرق دورهم وأمتعتهم قاله العيني: والظاهر أن المراد حرق ذاتهم بالمجانيق وإذا جازت محاربتهم بحرقهم فمالهم أولى نهر، وقوله: بالمجانيق أي برمي النار بها عليهم، لكن جواز التحريق والتغريق مقيد كما في شرح السير بما إذا لم يتمكنوا من الظفر بهم بدون ذلك، بلا مشقة عظيمة فإن تمكنوا بدونها فلا يجوز؛ لأن فيه إهلاك أطفالهم ونسائهم ومن عندهم من المسلمين.

وفي الفتاوى الهندية (٣٦١/٥)

قتل الزنبور والحشرات هل يباح في الشرع ابتداء من غير إيذاء وهل يثاب على قتلهم؟ قال لا يثاب على ذلك وإن لم يوجد منه الإيذاء فالأولى أن لا يتعرض بقتل شيء منه كذا في جواهر الفتاوى------ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد تقی رنگونی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۳/جمادی الاولی/۱۴۳۹ھ
10/فروری/2018ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۳/جمادی الاولی/۱۴۳۹ھ
10/فروری/2018ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۴/۵/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۴/۵/۳۹ھ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ عفی عنہ
۲۴-۵-۳۹ھ

مفتی (stamp)

الجواب صحیح
عبدالمنان عفی عنہ
۲۷/۵/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۵/۵/۱۴۳۹ھ

دارالافتاء فتوی نمبر ۱۹۵۳/۱۱ (stamp)
۲۸/۵/۳۹
۱۵/۲/۲۰۱۸

نائب مفتی (stamp)

Scanned by CamScanner